SWAMI RAMANAD TEERTH MARTHWADA UNIVERSITY, NANDED

Resume

For Registration in Ph.D. in Urdu

Entitled

PREMCHAND KI GHAIR AFSANAVI NIGARISHAAT KA TANQEEDI MUTALA

(Critical Study of Premchand's Non Fictional Wrightings)

submitted By

Mohammed Azmat ul Haq S/O Mohd. Maqbool Ahmed

Mob:8482976741

Email:mdazmat83@gmail.com

Under the Supervision of

Dr. Shaikh Zuber Ahmed

M.A;; P.h.D; NET;

Associate Professor & Research Guide in Urdu

Mob:9970797836

Email:drzuberqamar@gmail.com

Reseach Centre

Maharashtra Udayagiri Mahavidiyalaya, Udgir,Dist. Latur

محمد عظمت الحق ولد محمد مقبول احمد

خاکہ برائے پی۔ایچ۔ڈی۔رجسٹریشن

بعنوان

پریم چند کی غیر افسانوی نگارشات کا تنقیدی مطالعہ

پریم چند کا تعارف:

بیسویں صدی کی ابتدا میں عصری حسیت، حقیقت پسندی اور عوامی زندگی کو ادب سے قریب کرنے والے قلم کاروں میں منشی پریم چند کا شمار ہوتا ہے۔ ۳۱ جولائی ۱۸۸۰ء کو بنارس کے قریب ایک چھوٹے سے گاؤں لمہی میں پریم چند کی ولادت ہوئی۔ ان کے والد منشی عجائب لال ڈاک خانے میں ملازم تھے۔ پریم چند کا اصلی نام دھنپت رائے تھا۔ پریم چند نے گاؤں کے ماحول میں ابتدائی زندگی گزاری۔ آٹھ برس کی عمر میں ان کی والدہ کا انتقال ہوا اور ان کے والد نے دوسری شادی کر لی۔ پریم چند نے بنارس سے انٹر پاس کیا اور محکمۂ تعلیمات میں مدرس کی حیثیت سے انھوں نے اپنی عملی زندگی کا آغاز کیا۔

منشی پریم چند اردو کے ایک عہد ساز اور مایۂ ناز ادیب گزرے ہیں۔ انھوں نے اپنی اعلیٰ درجے کی نگارشات سے اردو ادب کو اتنا کچھ دیا ہے کہ اس کا احاطہ کرنا بھی دشوار ہے۔ انھوں نے بیسویں صدی کی ابتدا سے لکھنا شروع کیا اور اپنی وفات یعنی ۱۹۳۶ء تک لگاتار لکھتے رہے۔ اس اعتبار سے ان کی تصنیفی زندگی کم و بیش چھتیس برسوں کو محیط ہے۔ اس پوری مدت میں ان کا قلم نہ کبھی رکا نہ تھکا۔ پریم چند نے بارہ ناول لکھے جن کے نام اس طرح ہیں: (۱) اسرارِ معابد (۲) ہم خرما اور ہم ثواب (۳) جلوۂ ایثار (۴) بازارِ حسن (۵) گوشۂ عافیت (۶) نرملا (۷) چوگانِ ہستی (۸) پردۂ مجاز (۹) بیوہ (۱۰) غبن (۱۱) میدانِ عمل (۱۲) گئودان۔ 'منگل سوتر' ان کا نامکمل ناول ہے۔

پریم چند کے افسانوں کے کے مجموعے چودہ ہیں جن میں تین سو سے زائد افسانے شامل ہیں۔ ان کے افسانوں کے مجموعوں کے نام یہ ہیں: (۱) سوزِ وطن (۲) پریم پچیسی (اول) (۳) پریم پچیسی (دوم) (۴) پریم بتیسی (اول) (۵) پریم بتیسی (دوم) (۶) خاکِ پروانہ (۷) خواب و خیال (۸) فردوسِ خیال (۹) پریم چالیسی (اول) (۱۰) پریم چالیسی (دوم) (۱۱) آخری تحفہ (۱۲) زادِ راہ (۱۳) دودھ کی قیمت (۱۴) واردات۔ پریم چند کا سارا افسانوی ادب ہندوستان کی سماجی، سیاسی اور معاشی زندگی کے بے شمار پہلوؤں کو پیش کرتا ہے۔

مجوزہ موضوع کا تعارف:(Introduction of proposed research topic)

پریم چند نے اپنے تخلیق کردہ افسانوی ادب سے اردو زبان وادب کو بے حد مال مال تو کیا ہی ہے۔اس کے علاوہ ان کی غیر افسانوی نگارشات بھی کمیت اور کیفیت کے اعتبار سے کچھ کم اہم نہیں ۔ پریم چند نے اپنی غیر افسانوی تحریروں سے بھی اردو ادب کے ذخیرے میں قابلِ قدر اضافہ کیا ہے۔جنھیں ہم کسی طرح نظر انداز نہیں کر سکتے۔ پریم چند کے اردو میں تخلیق کردہ غیر افسانوی ادب کو ہم دو حصوں میں تقسیم کرسکتے ہیں: (۱) خطوط اور (۲) مضامین

خطوط:

پریم چند نے اپنے وقت کے مشہور ادیبوں، شاعروں، مدیروں علمی و ادبی شخصیات کے علاوہ اپنے افرادِ خاندان کے نام جو خطوط لکھے ہیں ان کی تعداد تقریباً سات سو ہے۔ان خطوط میں کئی علمی و ادبی باتیں زیرِ بحث آئی ہیں۔اس دور کے سماجی وسیاسی حالات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔علاوہ ازیں یہ خطوط ایسے ہیں جن سے پریم چند کی ذاتی زندگی کے کئی گوشے ہمارے سامنے آتے ہیں۔

مضامین:

پریم چند نے جو ڈھیر سارے مضامین قلمبند کیے ہیں ان کی موضوعاتی تقسیم اس طرح ہوسکتی ہے: (۱) سوانحی مضامین (۲) ادبی مضامین (۳) سماجی و معاشرتی مضامین (۴) سیاسی مضامین (۵) قومی یکجہتی سے متعلق مضامین (۶) مذہبی مضامین (۷) تہذیبی وثقافتی مضامین (۸) علوم وفنون سے متعلق مضامین وغیرہ۔

سوانحی مضامین:

پریم چند نے جو سوانحی مضامین لکھے ہیں وہ ''با کمالوں کے درشن'' کے عنوان سے دو حصوں میں شائع ہوے ہیں ۔اس کا پہلا حصہ ۱۹۲۸ء میں اور دوسرا حصہ ۱۹۳۲ء میں شائع ہوا جن میں حسبِ ذیل شخصیتوں پر مضامین ملتے ہیں: (۱) رانا پرتاب سنگھ (۲) راجہ ٹوڈر مل (۳) راجہ مان سنگھ (۴) بہاری (۵) کیشو (۶) رنجیت سنگھ (۷) رانا جنگ بہادر (۸) ریناڈسن (۹) ٹامس گینس بر (۱۰) سوامی ویویکانند (۱۱) گیری بالڈی (۱۲) رام کرشن بھنڈارکر (۱۳) گوپال کرشن گھوکلے ۔ (۱۴) اکبرِ اعظم (۱۵) بدرالدین طیب جی (۱۶) سر سید احمد خان (۱۷) مولانا وحیدالدین سلیم (۱۸) مولوی عبدالحلیم شرر (۱۹) پنڈت منن دوبے وغیرہ۔ان مضامین سے ہٹ کر اور بھی ایسے کئی سوانحی مضامین ہیں جو مختلف اخبارات اور رسائل میں شائع ہوے جنھیں بعد میں ''کلیاتِ پریم چند'' کی جلد نمبر بیس اور اکیس میں شامل کیا گیا ہے۔

ادبی مضامین:

پریم چند نے کتابوں پر دیباچے، تبصرے اور مختلف ادیبوں اور شاعروں پر تنقیدی مضامین بھی لکھے ہیں۔ مثلاً:

سنسکرت کے عظیم شاعر کالی داس کے مجموعۂ کلام ''میگھ دوت'' کے اردو ترجمے ''پیکِ ابر'' پر تنقیدی مضمون، منشی گورکھ ناتھ پرشاد عبرؔت کی شاعری پر تبصراتی مضمون' ہندی کے عظیم شاعر بہاریؔ پر تنقیدی مضمون، پنڈت پرم سنگھ شرما کی کتاب '' تنقیدِ بہاری ست سئی'' پر تنقیدی مضمون، سدرشن کی کہانیوں کے مجموعے ''بہارستان'' کا دیباچہ، اوپندر ناتھ اشک کے افسانوں کے مجموعے ''عورت کی فطرت'' کا دیباچہ، حکیم برہم کے ناول ''کرشن کنول' پر تبصرہ، مولانا ظفرعلی خاں کے تحریر کردہ ڈرامے 'جنگِ روس وجاپان'' پر تبصرہ، مولوی ذکاء اللہ کی تصانیف '' آئینِ قیصری'' اور'' محاربات عظیم' پر تبصرے کے علاوہ '' ادب کی غرض و غایت''' علامہ راشدالخیری کے سوشل افسانے''' حال کی بعض کتابیں''' شرر وسرشار''' اردو زبان اور ناول' کلامِ اکبر پر ایک نظر''' کالی داس کی شاعری''' سُرور اور شاکر کے خطوط' وغیرہ جیسے ادبی مضامین پریم چند کی یادگار ہیں۔

سماجی ومعاشرتی مضامین:

پریم چند گہرا سماجی شعور رکھنے والے ادیب تھے۔ ان کی تقریباً تمام تحریریں اس بات کا ثبوت فراہم کرتی ہیں۔ پریم چند نے اپنے افسانوی ادب کے ذریعے تو سماجی ناہمواری کو دور کرنے کا پیغام دیا ہی ہے اس کے علاوہ انھوں نے ایسے کئی مضامین لکھے ہیں جن سے سماج اور معاشرے کے تئیں ان کی فکرمندی ظاہر ہوتی ہے۔ ایسے مضامین میں '' خاندان مشترکہ''' مہاجنی تمدن''' اچھوت پن مٹتا جا رہا ہے' ''ہندو سوشل لیگ کا فتویٰ''' ہریجن کے مندر پرویش کا پرشن''' اچھوتوں کو مندر جانے دینا پاپ ہے'' طلاقوں کی سنکھیا کیوں بڑھتی جا رہی ہے''' ناری جاتیوں کے ادھیکار' '' ناریوں کے ساتھ انیائے کیوں''' اندھ وشواش' وغیرہ کے نام لیے جاسکتے ہیں۔

سیاسی مضامین:

پریم چند کا نہ صرف سماجی شعور پختہ تھا بلکہ ان کا سیاسی شعور بھی بالیدہ تھا۔ وہ اپنے زمانے کی تمام سیاسی تحریکوں سے بخوبی واقف تھے۔ قومی اور بین الاقوامی سیاسی حالات پر ان کی گہری نظر تھی۔ پریم چند نے اس حوالے سے بھی کئی مضامین تحریر کیے ہیں۔ مثلاً: ''ترکی میں آئینی سلطنت''' سودیشی تحریک'' آزادی کی لڑائی''' سوراجیہ مل کر رہے گا'' بنگال آرڈیننس''' وہائٹ پیپر کا مسودہ''' ہماری غلامی بڑھے گی''' کانگریس اور سوشلزم''' کانگریس کا نیا پروگرام' '' جاپان کے حوصلے''' گول میز کانفرنس''' کانگریس کمیٹی کا ادھویشن''' موجودہ تحریک کے راستے میں رکاوٹیں' جیسے مضامین کو ہم سیاسی مضامین کے ذمرے میں رکھ سکتے ہیں۔

قومی یکجہتی سے متعلق مضامین:

پریم چند ہندو مسلم اتحاد کے زبردست حامی اور قومی یکجہتی کے علمبردار تھے۔ وہ انسان دوست اور مذہبی رواداری کے حامل ادیب تھے۔ انھوں نے ایسے کئی مضامین سپردِ قلم کیے ہیں جن سے ان کی مذہبی رواداری اور انسان دوستی ظاہر ہوتی ہے۔ انھوں نے اپنی اس قسم کی تحریروں سے ملک میں امن وامان اور ہندو مسلم اتحاد کو فروغ دینے کی مقدور بھر کوشش کی ہے۔ قومی یکجہتی کے حوالے سے ان کے یہ مضامین بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ مثلاً: ملکانہ راجپوت مسلمانوں کی شدھی'' '' شدھی ایک جواب'' '' قومی اتحاد کیوں کر ہوسکتا ہے'' '' فرقہ وارانہ کشیدگی'' '' اردو، ہندی، ہندوستانی'' '' ہندو مسلم ایکتا'' '' مولانا شوکت علی کی گہری سوجھ'' '' سامپردائک متادھکارک کی گھوشنا'' '' حضرت محمد کی پنیہ اسمرتی'' '' اسلام کا وش ورکش'' '' قرآن میں دھارمک ایکیہ کا تتّو'' '' مسلم چھاتراؤں سے'' جیسے مضامین کا ذکر کیا جاسکتا ہے۔

مذہبی مضامین:

پریم چند کا رجحان مذہب کی طرف تھا اور وہ ہر مذہب کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ ان کے بعض مضامین اس بات کے گواہ ہیں کہ انھوں نے مذاہب کا تقابلی اور تاریخی مطالعہ کیا تھا۔ پریم چند نے مذہبی تعلیمات اور مذہبی رہنماؤں پر بھی مضامین قلمبند کیے ہیں۔ مثلاً '' رامائن اور مہابھارت'' '' رہنمایانِ ہند'' '' حضرت محمد کی پنیہ اسمرتی'' '' قرآن میں دھارمک ایکیہ کا تتّو'' '' بھرت'' '' کربلا'' وغیرہ۔

تہذیبی وثقافتی مضامین:

پریم چند کو تہذیب وثقافت اور آرٹ اور فن سے بھی بڑی دلچسپی تھی۔ اسی لیے ان کے ذخیرۂ مضامین میں اس موضوع سے متعلق مضامین بھی نظر آتے ہیں۔ اس قسم کے مضامین میں '' فنِ تصویر'' '' ہندوستانی مصوری'' '' ہندو تہذیب اور رفاہِ عام'' '' کلا بھون'' '' دورِ قدیم وجدید'' '' کانٹ ٹالسٹائی اور فنِ لطیف'' وغیرہ۔ ان مضامین کے علاوہ '' قرونِ وسطیٰ میں ہندوستانی تہذیب'' کے زیرِ عنوان رائے بہادر مہا مہو پادھیائے گوری شنکر ہیرا اجھا، کے ہندی میں دیے گئے تین لکچروں کا اردو میں ترجمہ بھی اسی ذیل میں رکھا جاسکتا ہے۔

علوم وفنون سے متعلق مضامین:

پریم چند ہمہ گیر شخصیت کے مالک تھے۔ انھیں مختلف علوم وفنون سے دلچسپی تھی۔ چوں کہ وہ بنیادی طور پر ایک مدرس تھے اسی لیے تعلیم وتدریس کے مسائل پر بھی ان کی نظر تھی۔ یہی وجہ ہے کہ قدیم وجدید علوم وفنون پر بھی انھوں نے مضامین قلمبند کیے ہیں جو معلوماتی بھی ہیں اور افادی بھی۔ '' ہندو فنِ حکمت'' '' قدیم ہندو علمِ ریاضی'' ہندوستانی ریلوں کی تاریخ'' '' ہاتھی دانت'' '' صوبۂ متحدہ میں ابتدائی تعلیم'' '' زراعتی ترقی کیوں کر ہوسکتی ہے'' جیسے مضامین علوم وفنون

سے پریم چند کی دلچسپی کے غماز ہیں۔ راقم السطور کے خیال میں پریم چند کے یہ خطوط اور مضامین ادبی، علمی معاشرتی اور قومی یکجہتی کے نقطۂ نظر سے بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔

مجوزہ موضوع پر سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ:(Survey of literature and devolepment in the relvant subject)

پریم چند پر اب تک جتنا تحقیقی و تنقیدی کام ہوا ہے اس کے جائزے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کی ناول نگاری اور افسانہ نگاری پر مختلف زاویوں سے کام ضرور ہوا ہے لیکن ان کی تخلیق کردہ غیر افسانوی نگارشات پر کوئی کام نہیں ہوا۔ مختلف یونیورسٹیوں میں اور یونیورسٹیوں کے باہر پریم چند پر جو کام ہوا ہے ان کے موضوعات مع مقالہ نگار اس طرح ہیں: ''پریم چند کے ناولوں کا تنقیدی مطالعہ'' از پروفیسر قمر رئیس، ''پریم چند: فن اور تعمیرِ فن'' از پروفیسر جعفر رضا، ''منشی پریم چند کے افسانوں میں نسوانی کرداروں کا تنقیدی جائزہ'' از ڈاکٹر شہزاد احمد خاں، ''پریم چند کے افسانوں میں عورت'' از ڈاکٹر اختر کمال بانو، ''پریم چند کے ناولوں اور افسانوں پر گاندھیائی اثرات'' از قاضی سعید الدین، ''پریم چند کے ناولوں میں ہندوستانی تہذیب'' از ڈاکٹر نسرین کوثر، ''پریم چند کے ناولوں میں خواتین کے مسائل'' از ڈاکٹر سیما فاروقی، ''پریم چند کے ناولوں میں نسوانی کردار'' از ڈاکٹر شمیم نکہت، ''پریم چند کے نسوانی کردار'' از ڈاکٹر نسرین اقبال، ''منشی پریم چند کے یہاں عورت کا کردار'' از ڈاکٹر بی۔ایم۔خاں، ''پریم چند کے ناول 'نرملا' کا تجزیاتی مطالعہ'' از خالد حسین، ''ناول 'بازارِ حسن' کا تجزیاتی مطالعہ'' از فیروز ایم۔کے، ''پریم چند: بحیثیت افسانہ نگار'' از ڈاکٹر شکیل الرحمان، ''پریم چند کے ناولوں کے نمائندہ کردار'' از ڈاکٹر عبدالسمیع، پریم چند کی کہانیوں میں سیاسی شعور'' از ڈاکٹر تسلیم بانڈے، ''پریم چند کے افسانوں کا سماجیاتی مطالعہ'' از ڈاکٹر عبدالوحید، 'پریم چند کے افسانوں میں دلت سماج کی عکاسی'' از ایچ۔ رحمان۔ ین۔کے۔ بہر حال پریم چند پر جتنا بھی کام ہوا ہے وہ ان کے افسانوں اور ناولوں پر ہی ہوا ہے۔

مفروضہ اور مجوزہ موضوع پر تحقیق کے مقاصد:(Objectievs of the reseach and proposed hypothesis)

راقم الحروف کا یہ ماننا ہے کہ پریم چند بہترین ناول نگار اور عظیم افسانہ نگار کے باوصف اعلیٰ درجے کے مضمون نگار و انشا پرداز بھی تھے۔ انھوں نے ادبی، علمی، معاشرتی، سیاسی، مذہبی، تہذیبی، ثقافتی، قومی یکجہتی اور تاریخی جیسے متنوع موضوعات پر ڈھیر سارے مضامین و مقالات قلمبند کیے ہیں۔ یہ تمام مضامین ان کے ادبی و علمی مرتبے، ان کی سماجی و سیاسی بصیرت، ان کے تاریخی شعور، تہذیب و ثقافت سے ان کی دلچسپی، قومی اتحاد، اخوت اور بھائی چارے کے فروغ میں ان کی کوشش، ملک کی ترقی و خوش حالی کے تئیں ان کی فکرمندی اور مذہبی رواداری کے غماز ہیں۔ مجوزہ مقالے میں ان تمام امور کو ان کی غیر افسانوی نگارشات کے حوالے سے دلائل کے ساتھ ثابت کیا جائے گا۔ مجوزہ مقالے کو قلمبند

کرنے کے درجِ ذیل مقاصد ہوں گے:

(۱) مکتوب نگار کی حیثیت سے پریم چند کے مقام کا تعین۔

(۲) مکتوب نگاری کے فروغ میں پریم چند کے حصے کا جائزہ لینا۔

(۳) پریم چند کے مکاتیب، مضامین اور مقالات کے حوالے سے ان کی فکر و نظر اور افکار و خیالات کی تفہیم۔

(۴) مکاتیب کے مطالعے کی روشنی میں پریم چند کی ادبی و شخصی زندگی کے نئے زاویوں کی تلاش۔

(۵) مضمون نگار کی حیثیت سے پریم چند کے مقام کا تعین۔

(۶) اردو مضمون نگاری کے فروغ میں پریم چند کے کردار کو اجاگر کرنا۔

(۹) پریم چند کی تنقیدی بصیرت کو اجاگر کرنا۔

(۱۰) پریم چند کی مذہبی حسّیت کا تجزیہ کرنا۔

(۱۱) مضمون نگاری کے ذریعے قومی یکجہتی اور حب الوطنی کے فروغ میں پریم چند کے کردار کا جائزہ لینا۔

(۱۲) یہ ثابت کرنا کہ پریم چند کی غیر افسانوی نگارشات کی اہمیت ان کے افسانوی ادب سے کسی طرح کم نہیں۔

طریقۂ تحقیق:(Methodology to be used and adopted)

پریم چند کی ان تمام غیر افسانوی نگارشات کا تاریخی ترتیب سے مطالعہ کیا جائے گا تا کہ وقت کے ساتھ ساتھ ان کے ذہن و فکر میں ہونے والی تبدیلیوں کا پتہ لگایا جا سکے۔ تحقیق کے سائنٹی فک اصولوں کی روشنی میں ان کی ان نگارشات کا غیر جانبدارانہ تجزیہ و محاکمہ کیا جائے گا۔ پریم چند کی فکر و نظر کو سمجھنے کے لیے ضرورت پڑے تو ہندی میں لکھے گئے ان کے مضامین کا بھی مطالعہ کیا جائے گا۔ تا دمِ تحریر اس موضوع پر کسی کا کوئی کام نظر نہیں آیا۔ مجوزہ موضوع پر کسی سابقہ اسکالر کا کیا ہوا کوئی تحقیقی کام سامنے آتا ہے تو اس کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اپنی تحقیق کی روشنی میں اس کی مدلل توثیق یا تردید کی جائے گی۔ نیز ان نکات کو اجاگر کرنے کی کوشش کی جائے گی جو سابقہ اسکالر کی نظر سے اوجھل رہے۔

موضوع کی اہمیت:(Importance of the study)

پریم گوپال متّل اپنی مرتبہ کتاب ''پریم چند کے سو افسانے'' کے حرفے چند میں لکھتے ہیں کہ:

> ''پریم چند کے فکر و فن پر اردو میں کچھ کم لیکن ہندی میں بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ اس کے باوجود لگتا ہے کہ ابھی بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے''
>
> (موڈرن پبلیشنگ ہاؤس، دہلی، ۲۰۰۸ء) ص: الف)

ہر بڑے ادیب وشاعر کے تخلیق کردہ ادب میں علم وعرفان اور فکر نظر کے کئی گوہر ہوتے ہیں۔ان کے فکر وفن کے کئی زاویے اور شخصیت کے کئی پہلو ہوتے ہیں۔ایسے ادیب کے تخلیق کردہ ادب کی تعبیر وتفہیم کے لیے اس کے مختلف زاویوں کو روشنی میں لانا ضروری ہوتا ہے۔تاکہ اس کی شخصیت اور فن کے تمام گوشے اجاگر ہوسکیں۔مجوزہ موضوع تو ایسا ہے جس پر راقم الحروف کی معلومات کے اعتبار سے کوئی کام ہوا ہی نہیں۔اسی لیے اس موضوع پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔راقم الحروف کا ماننا ہے کہ اس موضوع پر کام کرنے سے پریم چند کے مزید دو روپ ہمارے سامنے آتے ہیں۔ ایک مکتوب نگار پریم چند اور دوسرا مضمون نگار پریم چند۔کسی ادیب اور شاعر کی مکمل تفہیم کے لیے اس کے تخلیق کردہ تمام ادب کا تجزیاتی مطالعہ کرنا ضروری ہوتا ہے۔اسی لیے اس موضوع پر کام کرنے کی ضرورت بھی ہے اور اس کی اہمیت بھی ہے۔کیوں کہ بڑے لوگوں کی چھوٹی چھوٹی باتیں بھی اہمیت کی حامل ہوتی ہیں۔جبکہ پریم چند کا تخلیق کردہ غیر افسانوی ادب ڈیڑھ ہزار سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔

قومی اہمیت:

پریم چند قومی سطح کے عظیم ادیب گزرے ہیں۔ان کی نگارشات نے ہندوستان کی تقریباً تمام زبانوں کے ادب کو متاثر کیا ہے۔نہ صرف یہی بلکہ قومی ترقی ،مساوات کے فروغ،قومی یکجہتی کے ارتقا اور حب الوطنی کے پیغام کو عام کرنے میں اہم رول ادا کیا ہے۔اس مطالعے کے ذریعے یہ جاننے کی کوشش کی جائے گی کہ قومیت کے ارتقا،حب الوطنی کو عام کرنے ،قومی یکجہتی کو فروغ دینے ، ہندوستانیوں میں سماجی وسیاسی سوجھ بوجھ کو پیدا کرنے اور ملک کی ہمہ جہت ترقی میں پریم چند کی ان غیر افسانوی نگارشات کا کیا اور کتنا رول ہے۔

مجوزہ مقالے کے ابواب:(Proposed work plan-with tentative chapter schme)

مجوزہ مقالہ بارہ ابواب پر مشتمل ہوگا جس کی تفصیل درجِ ذیل ہے:

پہلا باب: پریم چند کے حالاتِ زندگی:

اس باب میں پریم چند کے حالاتِ زندگی اور ان کے افسانوی ادب کا اختصار کے ساتھ جائزہ لیا جائے گا۔

دوسرا باب: پریم چند کی مکتوب نگاری:

مکاتیب،مکتوب نگار کی زندگی کا آئینہ ہوتے ہیں۔کہا گیا ہے کہ کسی ادیب کی زندگی اور اس کی ذہنی ونفسیاتی پیچیدگیوں کی مکمل تعبیر وتفہیم کے لیے اس کے مکاتیب کا مطالعہ بے حد ضروری ہے۔اس باب میں پریم چند کے مکاتیب کا تنقیدی وتجزیاتی مطالعہ پیش کیا جائے گا۔ان مکاتیب کی روشنی میں پریم چند کی ادبی وشخصی زندگی کو سمجھنے اور

سمجھانے کی کوشش کی جائے گی۔اس کے علاوہ مکتوب نگار کی حیثیت سے پریم چند کے مقام کا تعین کیا جائے گا۔

تیسرا باب: سوانحی مضامین:

پریم چند کے تحریر کردہ مضامین میں ایک بڑی تعداد سوانحی مضامین کی ہے۔ یہ سوانحی مضامین تاریخی شخصیات پر بھی ہیں، ادبی شخصیات پر بھی اور مذہبی شخصیات پر بھی۔اس باب میں ان تمام سوانحی مضامین کا محاکمہ کیا جائے گا۔

چوتھا باب: ادبی مضامین:

پریم چند نے کئی کتابوں پر دیباچے، تبصرے اور تنقیدی مضامین تحریر کیے ہیں۔ یہ مضامین ان کے ادبی نظریات کو سمجھنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔یہی نہیں بلکہ ان مضامین کے ذریعے پریم چند کی تنقیدی بصیرت بھی عیاں ہوتی ہے۔اس باب میں ایسے تمام ادبی نوعیت کے مضامین کا تنقیدی و تجزیاتی مطالعہ کر کے پریم چند کی تنقیدی صلاحیت سے بحث کی جائے گی۔

پانچواں باب: معاشرتی مضامین:

پریم چند عظیم ادیب ہی نہیں بلکہ ایک مصلحِ معاشرہ بھی تھے۔ چنانچہ انھوں نے معاشرتی مضامین بھی لکھے ہیں جن سے ان کی سماج کے تئیں فکرمندی ظاہر ہوتی ہے۔مقالے کا پانچواں باب پریم چند کے معاشرتی مضامین کے تنقیدی جائزے پر مشتمل ہوگا۔

چھٹواں باب: سیاسی مضامین:

پریم چند کا سیاسی شعور بھی پختہ تھا۔قومی اور بین الاقوامی سیاست پر ان کی گہری نظر تھی۔ انھوں نے وقتاً وقتاً سیاسی موضوعات پر بھی خامہ فرسائی کی ہے۔ان مضامین سے ان کا سیاسی شعور ظاہر ہوتا ہے۔مجوزہ مقالے کے اس باب میں پریم چند کے سیاسی مضامین کا مطالعہ و محاکمہ پیش کرتے ہوئے ان کی سیاسی سوجھ بوجھ کو اجاگر کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

ساتواں باب: قومی یکجہتی سے متعلق مضامین:

جیسا کہ ابتدائی سطور میں کہا گیا پریم چند ہندو مسلم اتحاد کے زبردست حامی، قومی یکجہتی کے علمبردار، مذہبی اعتبار سے روادار اور انسان دوست ادیب تھے۔انھوں نے ایسے کئی مضامین قلمبند کیے ہیں جو اتحاد و اتفاق، اخوت اور مذہبی رواداری کی تعلیم دیتے ہیں۔زیرِ تذکرہ باب میں پریم چند کے ایسے مضامین کا تجزیاتی مطالعہ پیش کیا جائے گا اور قومی یکجہتی کے فروغ میں ان مضامین کے کردار سے بحث کی جائے گی۔ نیز اس حوالے سے ان کی فکر و نظر کا جائزہ بھی لیا جائے گا۔

آٹھواں باب: مذہبی مضامین:

پریم چند مذہب پسند انسان تھے،اسی لیے انھوں نے مذہبی موضوعات پر بھی کچھ مضامین قلمبند کیے ہیں جیسا کہ پچھلی سطور میں اس کی تفصیل گزری ہے۔اس باب میں پریم چند کے مذہبی موضوعات پر تحریر کردہ مضامین کا جائزہ لیتے ہوے ان کی مذہبی حسّیت کو اجاگر کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

نواں باب: تہذیبی وثقافتی مضامین:

پریم چند کو تہذیب وثقافت اور آرٹ اور فن سے بھی غیر معمولی دلچسپی تھی۔اس بات کے ثبوت کے طور پر ان کے وہ مضامین پیش کیے جاسکتے ہیں جو اس موضوع کا احاطہ کرتے ہیں۔نواں باب پریم چند کے ایسے مضامین کے لیے مختص ہوگا۔اس باب میں تہذیب وثقافت اور آرٹ اور فن سے متعلق پریم چند کے خیالات کو سمجھنے اور سمجھانے کی کوشش کی جائے گی۔

دسواں باب: علوم وفنون سے متعلق مضامین:

پریم چند ہمہ گیر شخصیت کے حامل ادیب تھے۔زندگی کے مختلف شعبوں سے ان کی دلچسپی تھی۔وہ مصلحِ قوم بھی تھے اور ترقی پسند بھی۔اسی لیے علوم وفنون سے بھی انھیں لگاؤ تھا۔اس لگاؤ کی وجہ سے انھوں نے مختلف علوم وفنون پر بھی مقالات ومضامین قلمبند کیے ہیں جن کی تفصیل صفحہ نمبر دو پر مذکور ہے۔دسواں باب اس قسم کے مضامین کے جائزے پر مشتمل ہوگا۔

گیارہواں باب: ماحصل:(ExpectedOutcome)

گیارہواں باب مقالے کا ماحصل ہوگا جس میں پورے مقالے کا نچوڑ اختصار مگر جامعیت کے ساتھ پیش کیا جائے گا۔یہی باب متوقع نتیجہ (ExpectedOutcome) بھی ہوگا۔

بارہواں باب: کتابیات(Biblography/References)

اس باب میں ان تمام کتابوں، رسائل وجرائد کی فہرست ہوگی جن کی مدد سے مقالہ تحریر کیا جائے گا۔

راقم الحروف کی یہ کوشش ہوگی کہ مجوزہ موضوع کے تحت مفصل تحقیقی وتنقیدی مطالعہ کر کے قابلِ قدر نتائج اخذ کیے جائیں جس سے یہ مقالہ دستاویزی اہمیت کا حامل ہو جائے اور آئندہ نسلوں کے لیے مشعلِ راہ ثابت ہو سکے۔مجوزہ موضوع پر اب تک کسی یونیورسٹی میں کوئی قابلِ ذکر کام نہیں ہوا۔اگر یونیورسٹی کے اربابِ مجاز اس موضوع پر مقالہ قلمبند کرنے کی اجازت دیں تو یہ اہم تحقیقی وتنقیدی کام انجام پا سکتا ہے۔یہ مقالہ تحقیق وتنقید کے سائنٹیفک اصولوں کی روشنی میں ممکنہ حد تک معروضی انداز میں تحریر کیا جائے گا تا کہ مستقبل میں ایک مستند حوالے کے طور پر کام آسکے۔لہٰذا یونیورسٹی کے اربابِ مجاز سے گزارش ہے کہ مجوزہ موضوع کو منظور فرما کر ممنون فرمائیں۔